رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

ان الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللّٰہ اکبر

الفضل

روزنامہ — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی ۸/
سہ ماہی ۳/۱۲

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸/

نمبر ۱۱۳	مطابق ۱۶ مئی سنہ ۱۹۳۷ء	یوم یکشنبہ	مورخہ ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۲ مئی کی ڈاکٹری رپورٹ آمدہ از ناصر آباد سٹیٹ سندھ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ سر درد اور کمر درد علیل ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کی لڑکی سعیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

معلوم ہوا ہے۔ کل ۱۵ مئی جامعہ احمدیہ میں طب کی کلاس کھولدی جائے گی ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقوےٰ کا مسکحل الجواہر

"اگر کسی انسان میں تقوےٰ موجود نہ ہو۔ تو اگرچہ وہ اتنی کتابوں سے لدا ہوا ہو کہ جس قدر ریل گاڑی میں لکڑی وغیرہ لدی ہوئی ہوتی ہے۔ تب بھی وہ کتابیں بغیر تقوےٰ کے اس کو کچھ مفید نہیں ہوسکتیں جیسا۔ یہودیوں میں بہت سے علماء ایسے تھے۔ کہ توریت کی آیت آیت ان کو حفظ کی طرح تھی۔ لیکن چونکہ ان میں تقوےٰ نہیں تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کا نام علمائے ربانی نہیں رکھا۔ بلکہ ان کو اس لائق بھی قرار نہیں دیا۔ کہ انسان کے نام سے موسوم کئے جائیں۔ غرض بجز کمال جوہر تقوےٰ کے صرف علم رسمی کی آنکھ کسی کام نہیں آتی۔

آج کل اکثر لوگوں کی آنکھوں پر جس قدر تاریکی و بدظنی و بدگمانی چھا گئی ہے۔ اگر غور کر کے دیکھا جائے۔ تو اس کا باعث بجز ترکِ تقوےٰ اور کوئی چیز نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کسی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کو کہا۔ کہ کیا تو چوری کرتا ہے۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے۔ میں چوری نہیں کرتا۔ تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میں نے اپنی آنکھوں کو جھٹلایا۔ اور تیری تصدیق کی۔ سو انہوں نے چور کو چوری کرتے ہوئے دیکھ کر پھر صرف اس کے قسم کھانے پر کیوں اس کو محلِ سرقے سے بری قرار دیا۔ اس کا یہی سبب تھا۔ کہ اس نبی معصوم کی آنکھیں تقوےٰ کے کحل الجواہر سے مکحل تھیں۔ سو اس نے نہ چاہا۔ کہ ایک شخص کو اللہ جلشانہ کی قسم کھاتے دیکھ کر پھر اس قسم کو ذلت اور خواری کی نظر سے دیکھے۔ (الحکم ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاجپوشی کے بعد رعایا کے نام ملک معظم کا پیغام

لندن ۱۳ رمئی۔ آج شب ملک معظم نے قصر بکنگھم سے سلطنت متحدہ برطانیہ کے باشندوں کے نام حسب ذیل پیغام براڈکاسٹ کیا۔

آج سے پہلے کسی بادشاہ کو اتفاق نہیں ہوا تھا۔ کہ اپنی تاجپوشی کے موقعہ پر اپنی رعایا کے ساتھ گھر بیٹھ کر گفتگو کرسکے۔ اس قسم کی تقریب کو اس سے پیشتر کبھی اتنی وسیع اہمیت بھی حاصل نہیں ہوئی تھی۔ چونکہ اب تمام مستعمرات آزاد ہیں۔ اور اس قدیم سلطنت میں مساوی حیثیت سے شریک ہیں۔ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج تمام سلطنت صحیح معنوں میں ویسٹ منسٹر ایبے کی دیواروں کے گرد جمع ہے ؛

ملکہ اور میں آپ سب کی صحت اور شادمانی کے خواہاں ہیں۔ اور اس موقعہ پر بھی ہم ان لوگوں کو نہیں بھولے۔ جو بیماریوں اور مصائب میں مبتلا ہیں۔ آپ لوگوں نے ملکہ اور میرے ساتھ جس محبت اور وفاداری کا اظہار کیا ہے۔ اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے۔ میں صرف یہی کہوں گا کہ اگر مستقبل قریب میں میں آپ کی خدمت کرکے اپنا اشتیاق ظاہر کرسکا۔ تو یہی وہ طریقہ ہوگا جسے میں اختیار کروں گا۔ کروڑہا انسانوں کے لئے تاج اتحاد کی ایک نشانی ہے۔ خدا کے فضل وکرم اور سلطنت متحدہ برطانیہ کے آزاد باشندوں کی خواہش کے مطابق میں اس تاج کو پہن چکا ہوں ؛

آپ کے بادشاہ کی حیثیت سے ایک عرصہ کے لئے مجھ پر اس کی عظمت اور وقار کو قائم رکھنے کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ یقیناً یہ ایک سخت اور دائمی ذمہ داری ہے۔ لیکن یہ دیکھ کر میری ہمت اور جرأت بڑھ گئی ہے۔ کہ آپ کے نمائندے ویسٹ منسٹر ایبے میں میرے گرد موجود تھے۔ اور اس طرح آپ سب اس تقریب میں شامل ہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس نقطہ کو دیکھ لیں گے۔ کہ ہمارے باہمی آزادانہ تعلقات ہمارے لئے کیا معنے رکھتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ نیز دنیا کی اقوام کے ساتھ ہماری دوستی امن اور ترقی کو کس طرح تقویت دے سکتی ہے۔ میں تہ دل سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو برکت دے ؛

چندہ تحریک جدید اور زمیندار جماعتیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تیسرے سال کی تحریک جدید کی مالی قربانی میں ۱۵۰ زمیندار جماعتیں شامل ہیں۔ اور ان میں سے اکثر کا وعدہ تھا کہ وہ اپنی موعودہ رقم اس فصل کے نکلنے پر ادا کر دیں گی۔ چونکہ ماہ مئی میں اکثر فصل برآمد ہو جاتی ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ مخلصین اپنے وعدوں کو ابتدائی مہینوں میں پورا کرکے ثواب حاصل کریں۔ اور تحریک جدید کے چندہ کی وصولی پر خاص زور دے کر اس میں وسعت پیدا کی جائے۔ حتیٰ کہ زائد کارکن جو کام کرکے ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کرلئے جائیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ خصوصاً وعدہ کرنے والی زمیندار جماعتوں کو حضور کے ارشاد کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

یوم تحریک جدید ۳۰ رمئی ۱۹۳۷ء کو منایا جائے

تحریک جدید کے متعلق ۳۰ مئی کے جلسوں میں احباب کثرت سے شامل ہوں۔ عورتوں اور بچوں کو بھی شامل کیا جائے۔ تحریک کے مطالبات کو وضاحت سے بیان کیا جائے اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ انچارج تحریک جدید قادیان

ملک معظم کی تقریب تاجپوشی میں جماعتہائے احمدیہ کی شمولیت

کلکتہ

کلکتہ ۱۲ رمئی۔ انجمن احمدیہ کلکتہ کیطرف سے حسب ذیل تار ملک معظم و ملکہ معظمہ کی خدمت میں جشن تاج پوشی کے موقعہ پر لنڈن بھیجا گیا۔

یور مجسٹی کی تاج پوشی دنیا میں امن وامان اور کامیابی کے دور کا موجب ہو۔ نامہ نگار

بنگال پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن

ڈھاکہ ۱۳ رمئی ۱۹۳۷ء۔ جنرل سکرٹری صاحب بنگال پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن نے حسب ذیل تار ارسال کیا ہے۔

کل بنگال کی انجمن ہائے احمدیہ نے ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے لئے دعائیں کیں۔ انجمن کے گرد و نواح کو خوب سجایا گیا۔ اور رات کو چراغاں کیا گیا۔ جس کی اطلاع ہز مجسٹی کو پہونچانے کے لئے ہز ایکسی لنسی گورنر اور ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند کو ارسال کیا گیا۔

بنگال کے احمدی مسلمان اپنی وفادارانہ عقیدت کا اظہار کرتے۔ اور ہر مجسٹیز کے لئے لمبی اور کامیاب حکومت کی دعا کرتے ہیں۔

سکندر آباد

سکندر آباد ۱۲ رمئی۔ جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے مندرجہ ذیل اطلاع بذریعہ تار بھجوائی ہے۔

جماعت احمدیہ نے ہز امپیریل مجسٹی کنگ جارج ششم کا جشن تاج پوشی منایا۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن اور سکندر آباد کا پروگرام مشترکہ تھا۔ احمدیہ جوبلی ہال میں ہز مجسٹی اور خاندان آصف جاہی کے ساتھ وفاداری کے جذبات کا اظہار کیا گیا۔ اور متفقہ طور پر طے پایا کہ مبارکباد کا پیغام ارسال کیا جائے۔ دعا کی گئی۔ کہ ہز مجسٹی کی حکومت میں برٹش حکومت اور ہز اگزالٹڈ ہائی نس دی نظام گورنمنٹ کے مابین وفادارانہ اور نیک نیتی کے تعلقات نہ صرف برقرار رہیں۔ بلکہ ان میں ترقی ہو۔ اور یہ عہد بے نظیر عدل و انصاف کا عہد ہو۔ رات کے وقت احمدیہ جوبلی ہال پر چراغاں کیا گیا۔ اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔

انبالہ

جماعت احمدیہ انبالہ کے ایک اجلاس منعقدہ ۱۲ رمئی میں جو زیر صدارت بابو عبد الرحمن صاحب منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) مبارکبادی کا پیغام ہز مجسٹی ملک معظم کی خدمت میں تاجپوشی کی تقریب پر ارسال کیا جائے۔ جس میں ایک پر امن اور کامیاب عہد حکومت اور تاج برطانیہ کے ساتھ اپنی وفاداری اور عقیدت مندی کا اظہار بھی ہو۔

(۲) آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خانصاحب کی خدمت میں ان کو کے۔ سی۔ ایس آئی۔ کا خطاب ملنے پر مبارکباد پیش کی جائے۔

بنوں

۱۲ رمئی ۱۹۳۷ء کو جماعت احمدیہ بنوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں طے پایا کہ

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت بنوں کے ہر ایک احمدی کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ کارونیشن کی تقاریب میں سرگرمی سے حصہ لے اور ہز مجسٹیز کی خدمت میں مبارکباد پیش کرے۔

(۲) چونکہ بنوں میں جماعت احمدیہ کی کوئی پبلک عمارت نہیں۔ اس لئے ہر احمدی اپنے مکان پر چراغاں کرے۔ اور جشن تاجپوشی میں شریک ہو۔

(۳) اس تقریب پر ہر احمدی سے اس کی ماہوار آمد پر ایک فیصدی چندہ لے کر اسے یتیموں اور غریبوں کے مفاد کے لئے خرچ کیا جائے۔

(۴) اس موقعہ پر ہر احمدی کو خاص طور پر دعا کرنی چاہیئے۔ کہ ملک معظم کا عہد حکومت تاریخ میں امن وانصاف کا عہد قرار پائے کامرانی اور آزادی کا دور کہلائے۔ اور اس عہد میں لڑائی اور جھگڑوں کا اختتام ہو جائے۔ نیز یہ کہ جس طرح آسمان پر خدا کی حکومت ہے زمین پر بھی آئے۔ (۵) ان قراردادوں کی نقول ڈپٹی کمشنر بنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور پریس کو بھیجی جائیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

کانگرس اور "جمعیۃ العلماء"

چند علماء کی وُہ ٹولی جس نے اپنا نام "جمعیۃ العلماء ہند" رکھا ہوا ہے۔ چونکہ ان ایام کی پیداشدہ ہے۔ جبکہ کانگرس خوب زوروں پر تھی۔ اور گاندھی جی کی جاری کردہ تحریکات۔ عدم تعاون۔ قانون کی خلاف ورزی۔ اور اس کی مختلف شقیں جاری تھیں۔ اس لئے یہ "جمعیۃ العلماء" کانگرس کی بے دام لونڈی کا بن گئی۔ اور گاندھی جی کے مونہہ سے نکلا ہوا ہر حکم اس کے لئے وحی آسمانی قرار پا گیا۔ ہمیں خوب یاد ہے۔ کہ ان ایام میں گاندھی جی کی طرف سے جو اعلان بھی ہوتا "جمعیۃ العلماء" اسے اسلام کا نہایت ضروری حکم ثابت کرنے اور مسلمانوں سے اس پر عمل کرنے کا مطالبہ کرنے میں مصروف ہو جاتی۔ اگرچہ مسلمانوں کے سمجھدار اور دُور اندیش طبقہ نے "جمعیۃ العلماء" کے اس مطالبہ کو کبھی قابلِ اعتناء نہ سمجھا۔ تاہم اس نے ہمیشہ سر توڑ کوشش کی۔ کہ تمام کے تمام مسلمانوں کو کانگرس کا ایسا والا و شیدا بنا دے۔ کہ وُہ اس کے ہر حکم کی بلا سوچے سمجھے۔ اور بلا چون و چرا تعمیل کرتے رہیں۔ اور اپنے متعلق اتنا بھی نہ پوچھ سکیں۔ کہ بے شمار جانی اور مالی نقصانات اٹھانے کے بعد اگر وُہ "سوراجیہ" مل گیا۔ جس کے دلانے کا گاندھی جی نے ذمہ لے رکھا ہے۔ تو ہمارا کیا بنے گا۔ ہم مسلمانوں کے بھی کوئی حقوق اور واجبات ہوں گے۔ یا ہمارے ساتھ وُہی سلوک روا رکھا جائے گا۔ جو ہندو دھرم نے غیر ہندوؤں کے لئے قرار دیا ہے۔ اور جس کا نظارہ اچھوت اقوام میں موجود ہے۔

چنانچہ اس "جمعیۃ العلماء" نے مسلمانوں کے حقوق کے متعلق نہ کبھی خود کوئی سوال اٹھایا۔ اور نہ کبھی ان مسلمانوں کی تائید و حمایت کی۔ جو اس بارے میں کانگرس سے کوئی فیصلہ کُن جواب حاصل کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ موقعہ بہ موقعہ ان کی مخالفت کرتی رہی لیکن جب کانگرس کا طوفان ختم گیا۔ اور گاندھی جی کے تمام وعدے نقش بر آب ثابت ہوگئے۔ تو ایک طرف تو کانگرس کو یہ محسوس ہوا۔ کہ جب تک مسلمان اس کے ساتھ شریک نہ ہونگے۔ اس کے لئے کامیابی محال ہے۔ اور دوسری طرف اس نے یہ دیکھ لیا۔ کہ "جمعیۃ العلماء" کے نام لیوا مسلمانوں میں کوئی وقعت۔ اور اثر نہیں رکھتے۔ ان پر کسی قسم کا اعتماد کرنا۔ یا ان پر خرچ کرنا بالکل فضول ہے۔ تو اس نے یہ کوشش شروع کر دی۔ کہ مسلمانوں کو براہ راست مخاطب کیا جائے۔

اس پر اول تو جمعیۃ العلماء والے بہت برافروختہ ہوئے۔ اور کانگرس سے اپنی دیرینہ وابستگی۔ اور سابقہ خدمات پیش کرکے مطالبہ کیا۔ کہ اس مرحلہ پر انہیں نظر انداز نہ کیا جائے۔ بلکہ ان کی وساطت سے مسلمانوں کے ساتھ معاملہ طے کیا جائے۔ لیکن جب کانگرس آزمودہ را آزمودن کے لئے تیار نہ ہوئی۔ تو جمعیۃ العلماء نے پینترا بدل لیا۔ اور آج وُہی کہنا شروع کر دیا ہے۔ جو جمہور مسلمان عرصہ سے کہتے چلے آرہے ہیں۔ اور جو یہ ہے۔ کہ کانگرس کو پہلے مسلمانوں کو یقین دلانا چاہیئے۔ کہ ان کے مذہبی اور ملکی حقوق محفوظ ہونگے۔ اور پھر ان کو کانگرس میں شریک ہونے کی دعوت دینی اور اس کی کامیابی کی امید رکھنی چاہیئے۔

چنانچہ حال میں جمعیۃ العلماء ہند" کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس مراد آباد میں منعقد ہوا ہے۔ اور جس میں جمعیۃ علماء کے واحد ترجمان "الجمعیۃ" کے الفاظ میں "اقلیتوں اور اکثریتوں کے اشتراک عمل اور کانگرس کے ساتھ مسلمانوں کے تعاون کے مسئلہ پر تین روز تک متواتر بحث و تمحیص اور غور و خوض ہوتا رہا۔ اور علماء و زعماء نے پوری بصیرت و دیانت اور جدوجہد کے ساتھ اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا"۔ اس میں یہ قرارداد پاس کی گئی ہے۔ کہ:-

"ہندوستان میں اکثریت کی حکومت قائم ہونے۔ اور امن و امان کے ساتھ زندگی گزارنے۔ اور وطن کو ایک اچھے منظم طاقتور نظام حکومت کے ماتحت ترقی دینے کا جہاں تک سوال ہے اس کے متعلق مجلس عاملہ کا یقین ہے کہ یہ بات صرف اسی صورت میں حاصل ہوسکتی ہے۔ کہ اقلیتوں کو اکثریت پر پورا پورا اعتماد ہو۔ اور ان کے قلوب میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے باہمی اعتماد اور دوستانہ روابط کے بغیر امن و اطمینان کی زندگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس اکثریت کا حتمی اور قطعی فریضہ یہ ہے۔ کہ وُہ اقلیتوں کو مطمئن کرنے اور ان کے قلوب میں اعتماد و محبت پیدا کرنے کے لئے مفید اور مؤثر طریقے اختیار کرے"۔

اگرچہ کانگرس سے مایوس ہوکر اور اب وہاں اپنی دال گلتی نہ دیکھ کر "جمعیۃ العلماء" نے یہ راہ اختیار کی ہے۔ تاہم یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اسے جمہور مسلمانوں کے مطالبہ کی تائید کرے بغیر چارہ نہ رہا۔ مسلمانوں نے اپنے حقوق کے متعلق کانگرس سے اس طرح متفقہ مطالبہ اس سے قبل شاید ہی کسی موقعہ پر کیا ہو۔ اب کانگرس مسلمانوں کی کوئی قدر و قیمت سمجھتی ہے۔ اور ان کے تعاون کی خواہاں ہے۔ تو اسے قطعاً لیت و لعل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

ہندو اخبارات کی تنگ دلی

اب کے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹریکولیشن کا جو نتیجہ نکلا ہے۔ اس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا ایک احمدی لڑکا بشارت الرحمٰن ۷۱۱ نمبر حاصل کرکے تمام یونیورسٹی کے قریباً سترہ ہزار کامیاب طلباء میں سے چوتھے نمبر پر پاس ہوا ہے۔ مسلمان اخبارات کو چونکہ امتیازی طور پر کامیاب ہونے والے مسلمان لڑکوں کے ذکر کا عام طور پر موقعہ نہیں ملتا۔ اس لئے وُہ تو اب کے بھی خاموش رہے۔ لیکن ہندو اخبارات نے پنجاب یونیورسٹی میں چوتھے نمبر پر پاس ہونے والا سناتن دھرم سکول لاہور کا ایک ہندو لڑکا جس نے ۷۰۲ نمبر حاصل کئے۔ قرار دے دیا۔ گویا ۷۱۱ نمبر حاصل کرنے والا لڑکا چونکہ مسلمان تھا۔ اس لئے نہ صرف اس کا ذکر چھوڑ دیا۔ بلکہ اس سے کم نمبر حاصل کرنے والے ہندو لڑکے کو اس پر ترجیح دے دی۔ یہ افسوسناک تنگ دلی یا دھوکہ دہی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

ہم بشارت الرحمٰن کی اس امتیازی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس کے والد صوفی عطا محمد صاحب کو مبارکباد کہتے ہیں۔ اور خواہش کرتے ہیں۔ کہ وُہ نظارت تعلیم و تربیت سے مشورہ حاصل کرکے اس ہونہار بچہ کی آئندہ تعلیم و تربیت کا خاص طور پر انتظام کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اعتراضات کے جواب

۴

ایک اور غلط بیانی

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں

"پہلے پہل تو میاں محمود احمد صاحب کے حاشیہ نشین الوصیت میں سے خلافت نکالنے کی عجب عجب مضحکہ خیز کوششیں کرتے رہے۔ اور ایسی ایسی رکیک تاویلیں کیں۔ کہ یہودیوں اور یہود صفت ملانوں کے بھی کان کتر دیئے لیکن تابکے۔ آخر میاں صاحب نے دیکھ لیا۔ کہ یہ ریت کی دیوار اسطرح نہیں ٹھہرنے گی۔ تو انہوں نے صاف طور پر ۳ر نومبر ۱۹۲۵ء کے الفضل میں رونا رویا کہ الوصیت میں تو خلافت کا جو اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے نام تک نہیں" الخ

(پیغام صلح ۳ر مئی ۱۹۳۷ء)

افسوس کہ ڈاکٹر صاحب نے اس حصہ عبارت میں جہاں بدزبانی کو انتہا تک پہونچا دیا۔ وہاں غلط بیانی میں بھی حد کردی۔ آپ بتانا چاہتے ہیں کہ پہلے پہل "حاشیہ نشین" الوصیت سے "یہودیانہ تاویلات" کے ماتحت خلافت کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن آخر ۳ر نومبر ۱۹۲۵ء کے الفضل میں "میاں صاحب" نے رونا رویا کہ "الوصیت میں تو خلافت کا نام تک نہیں"۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو چیلنج

یہ بیان کلی اور جزئی طور پر صریح افترا ہے۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ساتھیوں کو کھلا چیلنج ہے۔ کہ وہ الفضل ۳ر نومبر ۱۹۲۵ء سے فقرہ "الوصیت میں تو خلافت کا جو اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے نام تک نہیں" دکھائیں۔ "الوصیت" کا لفظ ہی دکھائیں۔ ۳ر نومبر ۱۹۲۵ء کے پرچہ میں ہرگز ہرگز اس بات کا ذکر نہیں کہ "الوصیت میں تو خلافت کا نام تک نہیں"۔ اخبار ہمارے سامنے ہے اور ہمیں رہ رہ کر ڈاکٹر صاحب کی اس غلط گوئی پر افسوس آرہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے واقعات کو اپنی عینک سے دیکھا۔ اور تعصب سے لبریز دل کی موجودگی میں جس طرح چاہا اپنے قلم کو حرکت دی اس لئے ہم ان واقعات کے متعلق تو احباب کو گزشتہ تاریخ کے صفحات پڑھنے کی طرف متوجہ کرسکتے ہیں۔ لیکن مندرجہ بالا قسم کی تحریف اور غلط بیانی اور وہ بھی حوالجات کے متعلق اس کے بارہ میں کس طرح خاموش رہ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہمنواؤں کے لئے ضروری ہے۔ کہ اگر وہ سچے ہیں۔ تو الفضل ۳ر نومبر ۱۹۲۵ء اپنی پیش کردہ عبارت کا ثبوت دیں۔

خلافت اور الوصیت

ڈاکٹر صاحب کا مطلب یہ ہے۔ کہ الوصیت سے خلافت کا اثبات صرف "حاشیہ نشینوں" کی کوشش تھی۔ ورنہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو تو الوصیت میں خلافت کا نام تک نظر نہ آتا تھا اسی لئے آپ نے اس کو پیش نہیں کیا۔ حالانکہ یہ بات بھی سراسر غلط ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خود فرمایا ہے۔

"اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا ہے۔ اور جہاں آپ نے خلیفہ کا ذکر کیا ہے وہاں تو یہ لکھا ہے . . . . "غرض دو قسم کی قدرت خدا تعالےٰ ظاہر کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کرلیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کرلیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کیطرح ہوگئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔"

(برکات خلافت صفحہ ۱۳۱)

پس الوصیت سے خلافت کا استدلال نہ صرف بقول ڈاکٹر صاحب "حاشیہ نشینوں" نے کیا۔ بلکہ خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اور اس کا ثبوت پیش کردہ عبارت میں واضح طور پر موجود ہے۔

ڈاکٹر بشارت احمد کی زد

آج ڈاکٹر صاحب دشمنی کے جوش میں خوش ہیں۔ کہ انہوں نے الوصیت سے خلافت کا استدلال کرنے والوں کو "یہود اور یہود صفت ملاتے" کہ کر دل کی بھڑاس نکال لی ہے۔ اور "محمودیوں" کو یہودی بتا کر دل ٹھنڈا کرلیا ہے۔ مگر انہیں اس گھڑی کا خوف نہیں ہے۔ جبکہ یہ ساری بدزبانی ان کے نامۂ اعمال میں درج ہو کر اور "حصائد اللسان" بن کر ان کے سامنے آئے گی۔ اس گھڑی کو تو شائد وہ ہنوز دور سمجھتے ہیں۔ لیکن میں انہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ان کی اس گالی کا پہلا نشانہ ان کے اپنے بزرگ ہیں۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے بحیثیت سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد پہلا اعلان ان الفاظ میں کیا تھا

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعود و بہ اجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی۔ اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔"

(بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

غور فرمایئے اگر الوصیت میں قطعاً "کسی خلافت کا ذکر نہ تھا۔" اور اگر الوصیت سے خلافت کا نکالنا یہودیانہ کتر بیونت تھی۔ تو سب سے پہلا الزام جناب خواجہ صاحب پر آتا ہے پھر مولوی محمد علی صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ سید محمد حسین شاہ صاحب وغیرہم بارہ سو اصحاب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جنازہ کی موجودگی میں حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک تحریر ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

"مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب . . . . کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو

228
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔" (اخبار بدر ۲ - جون ۱۹۰۸ء)

اب کیا ڈاکٹر صاحب اسی جوش سے اپنے ان بزرگوں کو بھی انہی الفاظ سے یاد کریں گے۔ جو آج ہمارے متعلق استعمال کر رہے ہیں۔ تعجب ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کو "الوصیت" میں خلافت کا قطعاً ذکر نظر نہیں آتا۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع ہی اس بات پر ہوتا ہے۔ اور اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ بانی سلسلہ احمدیہ کا جسد اطہر ابھی ان کے درمیان ہے۔ کہ "الوصیت" کے مطابق حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے خلیفہ منتخب ہوتے ہیں:۔

"الوصیت" میں انجمن کا ذکر

"الوصیت" کو پڑھنے والے جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں جہاں ایک طرف انتظامی امور کے لئے انجمن قائم فرمائی ہے۔ وہاں جماعت کو سنبھالنے کے لئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کے طریق پر خلافت کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ خلیفۂ وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین ہے۔ اور ساری جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس کی اطاعت کرے۔ انجمن خلیفہ کے احکام کو نافذ کرنے کے لئے اس کی نمائندہ ہے۔ بہرحال "الوصیت" میں انجمن کے ذکر سے خلافت کی نفی لازم نہیں آتی۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ حضرت علی نے آنحضرت صلعم سے دریافت کیا۔ کہ آپ کے بعد جو اہم معاملات پیش آئیں۔ ان میں طریق عمل کیا اختیار کیا جائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اجمعوا له العابد من امتی فاجعلوه بینکم ولا تقضوه برائی واحد۔ یعنی میری امت کے نیک لوگوں کو جمع کرو۔ اور اس معاملہ میں آپس میں مشورہ کرو۔ اور ایک کی رائے سے اس کا فیصلہ نہ کرو۔ ٹھیک اسی کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ نے "الوصیت" میں انجمن کی بنیاد ڈالی"۔ (پیغام صلح ۳ - مئی)

اگر "الوصیت" میں انجمن کی بنیاد ٹھیک اسی کے مطابق ہے۔ تو اس سے بجائے غیر مبایعین کی تائید کے ہمارا دعوےٰ ثابت ہے۔ کیونکہ ہم شوریٰ کی نفی نہیں کرتے۔ لیکن وہ لوگ شوریٰ کے اثبات سے خلافت کی نفی سمجھتے ہیں۔ دیکھئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد باہمی مشورہ سے امور کے سرانجام دینے کا ارشاد فرماتے ہیں۔ تو کیا کسی شخص کا یہ حق ہے۔ کہ اس ارشاد کی بناء پر خلفائے راشدین کی خلافت کا انکار کر دے۔ اور اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کے خلاف سمجھے؟ اگر یہ جائز نہیں۔ تو "الوصیت" کی بناء پر (جس میں بقول ڈاکٹر صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی مندرجہ بالا ارشاد کے ٹھیک مطابق انجمن کی بنیاد ڈالی گئی ہے) محض باہمی مشورہ کے حکم کو دیکھ کر خلافت کا انکار کر دینا کیونکر جائز ہے؟

ڈاکٹر صاحب! خدارا انصاف فرمائیں؟ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد ولا تقضوه برائی واحد سے خلافت کی نفی نہیں ہے۔ تو "الوصیت" میں انجمن کے ذکر سے خلافت کی نفی کیونکر لازم آگئی۔ خصوصاً جبکہ "الوصیت" پکار پکار کر خلافت کا وجود ثابت کر رہی ہے۔ اور اگر آپ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے خلافت کی نفی ثابت ہوتی ہے۔ تو پھر آپ کو سیدنا حضرت محمود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت کے انکار کے ساتھ سیدنا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ سیدنا حضرت نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ آپ کھلم کھلا ان خلفاء کی خلافت کا انکار نہیں کر سکتے۔

لہٰذا آپ کا "الوصیت" میں انجمن کے ذکر کو خلافت کی نفی پر دلیل سمجھنا آپ کی خطرناک غلطی ہے پہلے شوریٰ بھی تھا۔ اور خلافت بھی تھی۔ اب شوریٰ بھی ہے۔ اور خلافت بھی ہے۔ خلیفہ خدا کے رسول کا حقیقی جانشین ہے ارکانِ مجلس شوریٰ یا مجلس عاملہ انتظامی امور میں رسول کی زندگی میں اس کے احکام کو نافذ کرنے والے اور اس کے مشیر ہوں گے اور اس کے بعد اس کے خلفاء کے احکام کو نافذ کرنے والے اور اس کے مشیر ہوں گے۔ ان میں تناقض نہیں۔ شَاوِرْهُمْ میں پہلا مخاطب نبی ہے۔ اور پھر اس کا خلیفہ۔ ان کا کام ہے۔ کہ مشورہ کے بعد قطعی فیصلہ فرمائیں اور پھر بلا لحاظ اس کو نافذ فرمائیں فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ کا حکم اسی بات پر دلالت کرتا ہے۔ عَزَمْتَ میں واحد مخاطب نبی۔ اور اس کے بعد اس کا خلیفہ ہے۔ اگر انجمن مراد ہوتی تو فاذا عزمو اہوتا۔

خلافت اور نبوت

ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) **کی وفات سے چھ برس بعد** جب لاہوریوں نے شور مچایا۔ کہ خلافت کی خلافت کیسی؟ خلافت تو نبوت کی ہوا کرتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کا دعوےٰ نبوت کا نہ تھا۔ تو میاں محمود احمد صاحب کو اپنی خلافت کے استحکام کی فکر میں یہ انکشاف ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود کا دعوےٰ تو نبوت کا تھا۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہو۔ کہ اسی مزعومہ **خلافت کی خاطر یہ نبوت کا ڈھونگ رچایا گیا**۔ . . . . ہم نے صاف کہدیا تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نبی نہ تھے بلکہ نبی صلعم کے خلیفہ تھے۔ **خلافت کی خلافت ایک بے معنی بات ہے**" (۳ - مئی)

ڈاکٹر صاحب کا یہ انداز تحریر تو ان کی طبیعت ثانیہ بن چکا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کے الفاظ کو نظر انداز کر کے اصل بات کا جواب لکھیں:۔

بقول ڈاکٹر صاحب غیر مبایعین نے "خلافت کی خلافت کیسی؟" کا شور اس وقت مچایا۔ جب سیدنا حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وصال ہو چکا۔ اور انہوں نے "خلافت کی خلافت ایک بے معنی بات ہے" کا "صاف" اظہار اس وقت کیا۔ جبکہ خلافتِ اولیٰ پر چھ برس کا لمبا عرصہ گزر چکا تھا۔ اب ہر دانشمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس "شور" اور اس "صاف گوئی" کی تہ میں کونسا جذبہ کارفرما تھا؟ ہاں "لاہوریوں" نے یہ "شور" اس وقت مچایا۔ جبکہ بقول ڈاکٹر صاحب خواجہ صاحب یا مولوی محمد علی صاحب کی خلافت کا کوئی امکان باقی نہ رہا تھا۔ وہ چھ برس تک حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ تسلیم کرتے رہے۔ اور الٰہی تصرف کے ماتحت خود ان لوگوں نے ہی حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے "خلیفۃ المسیح" ہونے کا اعلان کیا۔ اور آپ کی ویسی ہی اطاعت کرنے کا اعلان شائع کیا جیسی وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کرتے رہے۔ اس وقت اور اس سارے عرصہ میں ان کو نہ سوجھا کہ "خلافت کی خلافت کیسی"۔ بلکہ وہ بار بار حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو "خلیفۃ المسیح" کہتے اور لکھتے رہے۔ اسی پر غور کرنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ دراصل یہ بات نہیں تھی۔ کہ انہیں "خلافت کی خلافت" سے انکار تھا۔ بلکہ انہیں سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کی خلافت سے انکار تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ اب خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کی خلافت کا امکان باقی نہ رہا تھا۔ اور اگر یہ امکان موجود ہوتا تو ڈاکٹر صاحب کو اس شور کی کیا ضرورت تھی۔ کہ خلافت کی خلافت کیسی؟

چھ برس تک حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ اول ماننے کے بعد خلیفہ دوم کے وجود سے ہی انکار کرنا بہت مشکل تھا۔ خصوصاً جماعت احمدیہ کے مخلص اور اہل علم طبقہ کے سامنے۔ اس لئے اہل پیغام نے خلافت ثانیہ کے انکار کو بعد ازاں انکار نبوت کے نیچے چھپانے کی کوشش کی۔ کیونکہ اگر وہ اپنے سابقہ عقیدہ نبوت کی موجودگی میں وجود خلافت سے انکار کریں۔ تو ان کا ضمیر بھی ان کو شرمندہ کرتا تھا۔ اور جس "ہر دلعزیزی" کی خاطر وہ "خدا کے رسول کے تخت گاہ" کو چھوڑ رہے تھے۔ وہ بھی حاصل نہ ہوسکتی تھی۔ اس لئے انہوں نے پہلے خلافت ثانیہ کا انکار کیا۔ اور پھر نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کیا۔ یہاں تک کہ اب یہ عقیدہ ان کو "ڈھونگ رچانا" نظر آتا ہے۔ حالانکہ ۱۴ رمارچ ۱۹۱۴ء سے پیشتر وہ خود حلفیہ طور پر اعلان کرتے رہے ہیں کہ

(۱) "ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادمین الاولین میں سے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالیٰ نہیں چھوڑ سکتے"۔

(پیغام صلح ۷ رستمبر ۱۹۱۳ء)

(۲) "ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی۔ رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے بغیر نہیں ہوسکتی۔" (پیغام صلح ۱۶ راکتوبر ۱۹۱۳ء)

پس ڈاکٹر صاحب کا مسئلہ نبوت کو خلافت کی خاطر ڈھونگ رچانا قرار دینا سراسر باطل ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ تو جماعت کا اتفاقی عقیدہ تھا۔ بلکہ غیر مبایعین بھی اوائل انکار خلافت ثانیہ میں اس عقیدہ کا انکار پیچ در پیچ الفاظ میں کیا کرتے تھے۔ جس پر پیغام صلح کی جلد اول گواہ ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ خلافت ختم نبوت کی ہوا کرتی ہے۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تھے۔ اس لئے ان کا خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ ساری جماعت احمدیہ نے ۲۷ رمئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مولوی نور الدین صاحب کو پہلا "خلیفۃ المسیح" تسلیم کرکے اجماعاً بتا دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں اور آپ کے بعد خلافت جاری رہے گی۔ ۱۴ رمارچ ۱۹۱۴ء کو سوائے معدودے چند خوارج کے سب جماعت نے حضرت مرزا محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ کو خلیفۃ المسیح الثانی تسلیم کرکے اپنی پابندیٔ اصول کا ثبوت دیا۔ اس وقت کچھ لوگوں کا خلافت کے حصول میں ناکام رہ کر "خلافت کی خلافت کیسی" کا شور مچانا وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا کا مصداق ہے۔ اور آج ڈاکٹر صاحب کا گالیاں دینا ان کے اندرونی حسد کے اظہار کے سوا کوئی معنے نہیں رکھتا۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

پولینڈ سے ایک احمدی مجاہد کا پہلا مکتوب

ایک معزز تعلیم یافتہ کے احمدی ہونے کی خوشخبری

احباب کو معلوم ہے۔ کہ چودھری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی جنہوں نے بوڈاپسٹ ہنگری میں ایک سال تک تحریک جدید کے ماتحت نہائت شاندار تبلیغی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر پولینڈ چلے گئے ہیں۔ وہاں پہنچکر انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت جو پہلا اخلاص نامہ تحریر کیا ہے۔ اور جس میں یہ خوشخبری درج ہے۔ کہ ایک معزز اور تعلیمیافتہ نوجوان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلقۂ غلامی میں داخل ہوگیا ہے۔ وہ احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

سیدنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضور کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ ۲۲ راپریل وارسا دار السلطنت پولینڈ میں پہونچا۔ تین دن ہوٹل میں رہا اور مکان تلاش کرتا رہا۔ مگر کوئی موزوں کرایہ پر مکان نہ ملا۔ آخر وارسا سے سات میل کے فاصلہ پر ایک نئی بستی جو جنگل میں آباد ہے۔ وہاں کرایہ پر کمرہ حاصل کیا۔ وارسا میں مسلمان چالیس کے قریب بتائے جاتے ہیں۔ یہاں کے امام مسٹر Ali Ismail — Worano Vic8. سے ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوا کہ مفتی یعقوب آف Wilno بولونیا مسجد کے لئے چندہ کی فراہمی ہندوستان و مصر میں کررہے ہیں۔ مئی ۱۹۳۷ء میں واپس آئیں گے اور وارسا میں مسجد بنائیں گے۔ پہلے یہاں ایک مسجد تھی جو اب ویران ہوچکی ہے۔ Oriental Institute کے ساتھ میں گیا۔ وہاں عربی کے یونیورسٹی لیکچرار علامہ Ahmad Khaobi سے ملاقات ہوئی۔ ہر دو سے ٹوٹی پھوٹی عربی میں گفتگو کی۔ دونوں بڑی اچھی طرح سے پیش آئے۔ پروفیسر احمد دوسرے دن ہوٹل میں ملاقات کو آئے۔ وہاں ان کو تبلیغ کی۔ وہ پہلے ہی ہمارے عقائد کے مداح تھے۔ اب خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے ہیں۔ وہ کہنے لگے یہاں کے جو امام مفتی ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی خدا اور اس کے دین کی فکر نہیں۔ اور انہوں نے نماز میرے پیچھے ہی پڑھی۔ گویا اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم اور حضور کی دعاؤں سے پولینڈ میں اب دو احمدی ہیں۔ میں نے جب تذکرہ میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پروفیسر احمد کو سنائے۔ تو وہ بے اختیار کہہ اٹھے کہ انا اول المومنین میرے پیارے آقا یہ پولینڈ کے پہلے احمدی ہیں۔ انکی عمر ۳۵ سال ہے۔ الجیریا کے رہنے والے ہیں۔ چار سال سے یہاں عربی کے پروفیسر ہیں۔ جرمنی۔ فرانسی اور پولش زبان کے ماہر ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہنگری کا پہلا احمدی بھی اسی نام کا یعنی ڈاکٹر احمد تھا۔ اور اب پولینڈ کا پہلا احمدی بھی احمدی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صفت احمد آجکل زوروں پر ہے۔ عیسائیت کے بہت سے فرقے اس ملک میں پائے جاتے ہیں۔ اور تبلیغ کے لئے اچھا میدان ہے۔ زبان بہت مشکل ہے۔ انگریزی جاننے والے نہیں ملتے انشاء اللہ دو تین ماہ کے اندر زبان سیکھ کر ان عیسائی فرقوں تک پہونچوں گا۔ جو پوپ اور عیسائیت سے قدرے متنفر ہیں۔ صرف کیتھولک کا لیبل ان پر لگا ہوا ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد یہاں کامیابی عطا فرمائے۔
[illegible]

229
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ مونگیر کے جلسہ کے مفصل حالات و تاثرات

"مونگیر (صوبہ بہار) میں جماعت احمدیہ کا عظیم الشان جلسہ" کی سرخی کے ماتحت جلسہ کی جو رپورٹ الفضل ۱۶ مئی ۱۹۳۷ء میں شائع ہوئی ہے۔ وہ بالکل مختصر ہے اور پروگرام کی گویا نقل ہے۔ وہ بھی نامکمل۔ حالانکہ جلسہ کے حالات اور کامیابیوں کی تفصیل بہت لمبی اور خوش کن ہے۔ اگرچہ وہ تمام باتیں شائع کرنے کیلئے ایک رسالہ کی ضرورت ہے۔ لیکن بعض ضروری اور دلچسپ باتیں جو رہ گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں

جلسہ گاہ کی تیاری

مونگیر چونکہ مولوی محمد علی مونگیری آنجہانی کی مخالفانہ کوششوں کی وجہ سے مخالفت کا مرکز رہا ہے۔ اور اب بھی ہے۔ اس لئے بہار احمدیہ پراونشل کانفرنس کے سالانہ تبلیغی جلسہ کا مقام مونگیر قرار پایا تھا۔ اور جلسہ مسجد احمدیہ سے ملحق احمدیہ کمپونڈ میں ہوا۔ موقع کے لحاظ سے یہ نہایت موزوں جگہ ہے۔ لیکن برسوں سے چونکہ کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہوئی تھی اس لئے صفائی پر کافی خرچ آتا تھا۔ اس کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی مبارک تحریک جدید کی تعلیم کے ماتحت دوستوں نے طے کیا۔ کہ یہ کام حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہم لوگ خود اپنے ہاتھوں سے کریں۔ چنانچہ ہم میں سے ہر ایک چھوٹے بڑے۔ بوڑھے جوان اور بچوں نے کدالوں۔ کلہاڑیوں اور کھرپوں سے زمین کو صاف کرنا شروع کیا۔ یہ نظارہ عجیب تھا۔ جبکہ مولانا مجاہد صاحب مبلغ صوبہ بہار بھی ہمارے ساتھ معہ اپنے عمامہ اور پنجابی سلوار کے کدال چلانے ٹوکریاں اٹھانے اینٹوں اور پتھروں کے پھینکنے کانٹوں کو صاف کرنے اور گڑھوں کے بھرنے میں پیش پیش تھے۔ سڑک پر کچھ تماشائی بھی کھڑے ہو کر ان احمدی قلیوں کو اس طرح کام کرتے دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ کئی دن کی کوشش اور دوڑ دھوپ کے بعد بفضلہ تعالیٰ جلسہ گاہ آراستہ ہو گئی۔

سامعین کی کثرت

استقبالیہ کمیٹی کے زیر انتظام اردو انگریزی اور ہندی زبانوں میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ شہر کے حکام۔ رئیسوں اور تعلیمیافتہ لوگوں میں دعوتی کارڈ تقسیم کئے گئے۔ مخالفوں۔ نے مخالفانہ پروپیگنڈا کے ساتھ جلسہ کی شرکت سے لوگوں کو روکا اور پکٹنگ بھی مورچہ جما کر کرتے رہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے لوگ آئے اور بکثرت آئے۔ اور اس قدر آئے کہ باوجودیکہ فرش و شامیانہ کا وسیع انتظام تھا اور شامیانہ سے باہر کھلی ہوا میں ہر طرف قطار در قطار کرسیوں کا انتظام تھا۔ پھر بھی لوگ سینکڑوں کی تعداد میں کھڑے کھڑے تقریریں سنتے رہے۔

سامعین کا ذوق و شوق

دوسرے روز کی شب کے جلسہ میں یعنی ۱۸ اپریل کی شب کے اجلاس میں ایک زبردست طوفان اپنی پوری طاقت کے ساتھ آیا۔ شامیانہ فضائے آسمانی میں اڑنا چاہتا تھا لیکن احمدی اور غیر احمدی سب نے ملکر شامیانہ کے چوبوں اور رسوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھا۔ اور بہت سے اصحاب طوفان کے تھپیڑوں کے ساتھ شامیانہ کے ستونوں سے چمٹے ہوئے جھومتے رہے۔ عام مسلمان بلند آواز سے اذانیں دے رہے تھے اور احمدی ربّ کل شیئٍ خادمک ربّ فاحفظنا وانصرنا وارحمنا کی دعا پڑھ رہے تھے طوفان تھما تو معلوم ہوا۔ کہ مغربی طرف کے شامیانہ کے چوبیں جب گریں تو بروقت اور بلا توقف احمدی رضاکاروں نے (جن کے سینوں پر "نحن انصار اللہ" کے خوبصورت بیج لگے ہوئے تھے) بہت جلد ہمت اور کوشش سے شامیانہ کا گرا ہوا حصہ پھر کھڑا کر دیا۔ آخر جب طوفان تھما۔ تو جلسہ پھر شروع ہوا۔ اور تمام سامعین پھر اسی محویت سے سننے لگے۔ تقریر ہو رہی تھی کہ پھر دوسرا حملہ طوفان نے اسی شدت سے کیا اور پھر لوگوں نے ستونوں اور رسوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ جب طوفان پھر تھما۔ تو بعض دوستوں نے خاکسار سے جو کہ اس وقت صدر جلسہ تھا کہا۔ کہ اب جلسہ کو برخاست کر دیں۔ اس پر میں نے حاضرین جلسہ سے پوچھا۔ تمام حاضرین نے کہا کہ جلسہ بند نہ کیا جائے۔ تقریر جاری رہے۔ چنانچہ مسئلہ نبوت پر تقریر ہوتی رہی۔ اور سامعین ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ طوفان کے تھم جانے پر ترشح شروع ہو گیا۔ وہ لوگ جو شامیانہ سے باہر کھلی جگہ میں کرسیوں پر بیٹھے تھے وہ بھی بیٹھے رہے۔ اور بصد ذوق و شوق تقریر سنتے رہے۔

مونگیر میں انقلاب

اس حالت کو دیکھکر ہم احمدیوں کے جذبات شکریہ سے لبریز دل اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے ہوئے اسکی تسبیح کر رہے تھے کہ یہ وہی شہر ہے جہاں نہ صرف تحریروں کے ذریعہ بلکہ سالہا سال سے برابر غیر احمدیوں کے جلسوں میں تقریروں کے ذریعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفا اور خدام کو سخت سے سخت گالیاں دی جاتی رہیں۔ اور یہی لوگ سامعین تھے۔ مگر آج اسی شہر میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پیش کر رہے ہیں اور یہی اہل شہر بصد شوق طوفان و ترشح کی حالت میں بھی سن رہے تھے۔ دوسرے مقامات کے احمدی دوستوں کیلئے ابر و باد بارش و تقاطر کی حالت میں بھی اطمینان سے بیٹھکر تقریروں کا سننا کوئی تعجب خیز امر نہیں ہے۔ لیکن غیر احمدیوں کا احمدیوں کی تقریروں کو سننا اور خاصکر مونگھیر کے غیر احمدیوں کا سننا ایک عجیب انقلاب ہے۔ جو کہ خدا کے فضل کے ہاتھوں حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دعاؤں کی برکت سے ہوا۔ فالحمد للہ۔ کچھ دیر کے بعد ہی پھر مطلع بالکل صاف ہو گیا۔ اور ہمارا جلسہ ہوتا رہا۔ اور شب کے مقررہ وقت سے کچھ زیادہ دیر تک ہوا۔

فاضل مبلغین کی تقریریں

اسی شب کو پھر ہمارے قابل قدر اور فاضل دوستوں نے انگریزی عربی اور سنسکرت زبانوں میں ترجموں کے ساتھ تقریریں کیں جو کہ سلاست روانی فصاحت اور استدلال کے لحاظ سے یادگار تقریریں تھیں جزاہم اللہ خیر الجزا جلسہ کے دیگر حالات و تاثرات تو بہت کچھ ہیں۔ فاضل مبلغوں کی تقریروں کا خلاصہ اور ریویو استقبالیہ کمیٹی کے صدر کا خطبہ پھر ایک جلسہ کے صدر اخویم مکرم مولوی علی احمد صاحب کا بہترین صدارتی خطبہ دیگر صدر صاحبان کی تقریریں آخری روز کے شب کے جلسہ میں آریوں کی پریشانی وغیرہ لیکن الفضل کے قیمتی صفحات زیادہ لکھنے کی اجازت نہیں دینگے۔ اس جلسہ کا کیا اثر ہوا۔ آپ اسی سے اندازہ کر لیں کہ ہمارے مخالفوں نے ہمارے خلاف ایک عدیم النظیر جلسہ کا اعلان بذریعہ اشتہار کیا ہے گو ابھی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ لیکن یہ امید اہل شہر کو دلائی گئی ہے کہ ہندوستان اور پنجاب وغیرہ سے بڑے بڑے علماء اور فضلا آئینگے اور احمدیوں کے قائم شدہ اثر کو مٹائیں گے۔

عدو شرے برانگیزد کہ خیرے ما در آں باشد

تشکر

میں نہ صرف مونگھیر بلکہ صوبہ بہار کے ہر احمدی کی طرف سے اپنے آقا و مولا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ حضور نے ہم لوگوں کی درخواستوں پر توجہ فرما کر ان قابل اور فاضل مبلغوں کو مونگھیر آنے کی اجازت عنایت فرمائی جن کے اوقات نہایت قیمتی ہیں نیز جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا شکر ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہم لوگوں کی درخواست کو ہمدردی سے حضور کی خدمت میں پیش کیا پھر اپنے تمام مبلغوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنی عالمانہ و فاضلانہ تقریروں سے اہل شہر کو مسرور و محظوظ کیا۔ پھر صوبہ بہار کے ہر ایک احمدی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے جلسہ میں شرکت کی اگر مہمان نوازی میں مجھ سے یا میرے دوستوں سے کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو اسکی بھی معافی چاہتا ہوں۔ آخر میں اپنے صوبہ کے امیر حضرت مولانا عبد الماجد صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ باوجود پیرانہ سالی اور ضعف و نقاہت کے مونگھیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیحؑ اور شراب

آج کل غیر احمدیوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح علیہ السلام پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ آپ شراب پیا کرتے تھے۔ یہ اعتراض اگرچہ بالکل باطل ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الزامی رنگ میں لکھا ہے۔ جیسا کہ آپ اپنی کتاب نسیم دعوت کے صفحہ ۶۵ پر تحریر فرماتے ہیں "اس نسخہ نے جس قدر یورپ و امریکہ کی عملی پاکیزگی کو نقصان پہنچایا ہے میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اس کے بیان کرنے کی مجھے ضرورت نہیں بالخصوص جب کہ اس نسخہ کی دوسری جز شراب بھی اس کے ساتھ ملحق ہو گئی ہے۔ یہ نسخہ (یعنی کفارہ) ایک خطرناک بھڑکنے والا مادہ بن گیا ہے اس کی تائید میں بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ ہر ایک عیسائی کا فرض ہے۔ کہ وہ بھی شراب پیوے اور اپنے مرشد کی پیروی کرے" لیکن پھر بھی چونکہ یہ سوال قائم رہتا ہے۔ کہ عیسائی کب کہتے ہیں۔ کہ ان کے خداوند یسوع مسیح نے شراب پی۔ اس لئے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے چند مضمون ریویو آف ریلیجز ۱۹۰۲ء میں "عصمت انبیاء" پر شائع ہوئے تھے۔ ان کے جواب میں عیسائیوں کی طرف سے ایک کتاب شائع ہوئی جس کا نام "ضربت عیسوی" ہے۔ اس کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے۔ "رسالہ ضربت عیسوی ان سلسلہ مضامین کا مجموعہ ہے۔ جو مرزا غلام احمد صاحب کادیانی کے ریویو کے جواب میں لاہور رسالہ ترقی ۱۹۰۳ء میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ گویا یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے۔ اس رسالہ کو جب ہم مطالعہ کرتے ہیں۔ تو اس میں یہ لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ کہ "آپ کو (یعنی مسیح کو) مے کے استعمال سے قطعی انکار نہ تھا آپ کبھی کبھی اس کا استعمال کرتے تھے اور وہ مے بھی انگور کا رس تھا" صفحہ ۷۹ پھر لکھا ہے۔ "عیسائی مذہب میں شراب کو حرام نہیں بتلایا گیا" صفحہ ۸۱ اسی طرح لکھا ہے "جس قسم کی شراب حضرت مسیح نے کبھی استعمال کی وہ انگور کا رس تھا" صفحہ ۸۲

ان حوالجات سے یہ ثابت ہے۔ کہ عیسائیت میں شراب حرام نہ تھی اور بقول عیسائیاں حضرت مسیح بھی اس کو استعمال کیا کرتے تھے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ لکھا۔ وہ از روئے لٹریچر عیسائیت لکھا۔ اور اس پر کسی قسم کا اعتراض عائد نہیں ہو سکتا۔

خاکسار

عبدالحق مجاہد از مغل پورہ

امرتسر میں اندھوں کا اسکول

امت مسلمہ امرتسر نے اپنے ۱۲ مئی کے اجلاس میں نابیناؤں کے اسکول کے افتتاح کا فیصلہ کرتے ہوئے تجربہ کار ارکان پر مشتمل ایک مینیجنگ کمیٹی کو اسکول کے انتظام کا اختیار دیدیا ہے چنانچہ مجلس منتظمہ نے مہتمم اسکول کو داخلہ کی اجازت دیدی ہے اس اسکول میں نابیناؤں کو مختلف قسم کی دستکاریاں سکھائی جائیں گی تاکہ غریب اندھے بھیک مانگنے کے ذلیل پیشہ کو ترک کر کے سوسائٹی میں بلند درجہ حاصل کر سکیں۔

مجلس منتظمہ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ مستحق نابیناؤں کے قیام و طعام اور پوشاک وغیرہ کا بھی انتظام کیا جائے اور ان کے اخلاق کو سدھارنے اور قوم کے لئے مفید و کار آمد بنانے کے لئے مناسب وسائل اختیار کئے جائیں۔ حاجت مند نابینا اصحاب امت مسلمہ بلڈنگس بیرون دروازہ حکیماں میں خود حاضر ہو کر مہتمم سکول چوہدری میاں رحیم بخش صاحب سے داخلہ کے لئے درخواست کریں۔

سیکرٹری مجلس منتظمہ مدرسۃ العمیان امرتسر

زمیندار کی مقروضیت اور امداد باہمی

پیسہ ایک حکمنامہ ہے۔ جس کے پیش کرنے پر ضروریات پوری ہو سکتی ہیں غمی کا وقت ہو۔ یا خوشی کی ساعت۔ پیسہ بہت کام آتا ہے۔ تمدنی بہبودی۔ خانگی خوشحالی اور انسان کی ذہنی اور اخلاق نشو ونما کے لئے پیسے کی ضرورت سب پر عیاں ہے۔

ایک اہم مسئلہ

دوسرے لوگوں کی طرح زمیندار کو بھی اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے پیسے کی ضرورت ہے۔ اور اسی کے لئے دن رات کھیتوں میں خون پسینہ ایک کرتا ہے لیکن باوجود اس قدر محنت کرنے کے وہ قرض لینے پر مجبور ہوتا ہے۔ اور مقروضیت کے جال میں بری طرح پھنسا رہتا ہے۔

سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ مشکل مسئلہ جس کے صحیح حل کے لئے حکومت اور پبلک کی مسلسل اور مخلصانہ مشترکہ کوشش کی ضرورت ہے۔ زرعی قرضہ کا مسئلہ ہے۔ اس اہم ترین مسئلہ کے قابل اطمینان حل پر صوبہ کی آئندہ نہ صرف اقتصادی بلکہ آئینی ترقی کا بھی دارومدار ہے

ساہوکار کی ایک نئی قسم

قرضہ بذات خود لعنت نہیں۔ صنعت کاروبار اور تجارت میں قرض لینا دینا عام دستور ہے۔ زراعت کو اس سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن قرض کی دو قسمیں ہیں۔ جن میں سے ایک غریبی کے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے۔ اور دوسری دولت و ثروت کے تخت پر بٹھاتی ہے۔ جو طریقہ پنجاب کے ساہوکاروں نے اختیار کر رکھا ہے۔ وہ اس طریقہ سے برائے نام اختلاف رکھتا ہے۔ جسے یورپ میں عام طور پر برتا جاتا ہے۔ لیکن یہاں زحمت ہے وہاں رحمت۔ جاپان اور پنجاب میں اور حال ہی میں سندھ میں بھی ایک نئی قسم کی ٹولی گھومتی پھرتی دکھائی دے رہی ہے۔ جس نے "زراعتی ساہوکار" کا لباس پہنا ہوا ہے۔ اس کی روش یہ ہے کہ جس کسی کو قرضہ کی ادائیگی کے قابل دیکھا۔ اسے قرضہ دے دیا۔ اور پھر سود اور قرضہ کی ادائیگی پر اس وقت تک زور نہیں دیا جاتا۔ جب تک ایک کافی رقم نہیں بن جاتی۔ غرض رقم قرضہ کی زیادتی شکاری کے تمول پر موقوف ہوتی ہے۔ جتنا شکار فربہ ہوتا ہے۔ اتنا ہی شکاریوں کے پنجے بھی تیز ہوتے ہیں۔

اکثر اوقات زمیندار کا پچھلا قرضہ آئندہ قرض کا باعث ہوتا ہے۔ گویا دراصل پنجاب میں قرض قرض کا سبب ہے بہت سا قرضہ پچھلے قرضہ کو بیباق کرنے یا اس کا سود ادا کرنے کے لئے لیا جاتا ہے۔

غیر مفید قرضہ

اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب کے کل قرضہ کی رقم ۹۰ کروڑ روپیہ ہے۔ جو کہ معاملہ زمین سے ۱۹ گن ہے۔ صوبہ بھر کے مالکان زمین میں سے صرف ۱۷ فی صدی کے ذمہ کوئی قرضہ نہیں۔ اگر ہم پنجاب کے ۹۰ کروڑ قرضہ پر مجموعی حیثیت سے نگاہ ڈالیں تو رقم واقعی زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر دوسرے ملکوں کے کاشتکاروں کی رقوم قرضہ جات کو مدنظر رکھا جائے تو پتہ چل جائے گا۔ کہ ہمارے صوبہ کا قرض بہت زیادہ نہیں۔ جرمنی کے صوبہ پرشیا کی دیہاتی آبادی پنجاب کی آبادی کے نصف کے برابر ہے۔ لیکن وہاں کے زمینداروں نے ۵۶۳ کروڑ روپیہ قرض دینا ہے۔ لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ ہمارے صوبہ کا قرض کسی مفید نتیجہ کا باعث نہیں بنتا۔ قرض کی زیادتی یا کمی باشندوں کی امیری یا غریبی کا معیار نہیں۔ بلکہ اصلی معیار یہ ہے۔ کہ آیا قرضہ مفید کاموں میں صرف کیا جاتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ یا نہیں

مقروضیت کا گورکھ دھندا

مفلس زمیندار کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ

230

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک معظم کی تاجپوشی کی دلچسپ تفاصیل

لندن ۱۲ رمئی۔ ویسٹ منسٹر ایبے میں تاجپوشی کی رسم دنیا بھر کے سرکردہ اصحاب کی موجودگی میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ ادا کی گئی۔ رسوم دو بجے بعد دوپہر تھوڑی دیر پہلے ختم ہوئیں۔ رسوم ختم ہونے کے بعد جلوس واپس روانہ ہوا۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ جنہوں نے اپنے سروں پر تاج رکھے ہوئے تھے۔ اور ہاتھوں میں شاہی عصا تھے۔ ۲ بجکر ۴۳ منٹ پر اپنی گاڑی میں رونق افروز ہوئے۔ جونہی ملک معظم اور ملکہ معظمہ ویسٹ منسٹر ایبے میں سے روانہ ہوئے بارش شروع ہو گئی۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ چار بجکر ۵ منٹ پر بکنگھم پیلس میں پہنچے۔ جب گاڑی صحن میں داخل ہوئی۔ گارڈوں نے قومی گیت گایا۔ بارش کے باوجود بھاری جوش و خروش پایا جاتا ہے۔

سینٹ جان ایمبولینس نے ۰۰۰۰ اشخاص کی مرہم پٹی کی۔ ان میں سے ۸۷ اشخاص کو جو زیادہ زخمی ہوئے تھے ہسپتال بھیجنا پڑا۔ ساتویں پنجابی رجمنٹ کے صوبیدار میجر نذیر شاہ بھی جلوس کی ویسٹ منسٹر ایبے سے واپسی پر مجروح ہو گئے۔ جلوس ہندوستانی نمائندوں کے پاس سے گزرا تو انہوں نے چیرز دئے۔ ملکہ نے مسکراتے ہوئے ان کے چیرز کا جواب دیا۔

تاجپوشی کی رسم کا نظارہ نہایت قابل دید تھا۔ ملک معظم کے بائیں طرف اسٹیج پر [illegible] میں ملبوس پیئرز اور دائیں طرف مرکزی اور زرق برق کے لباسوں میں ملبوس بڑے بڑے افسر بیٹھے تھے۔ ملکہ نے نہایت خوبصورت اور چمکدار ہیرے پہن رکھے تھے۔ قومی گیت کے دوران میں چیمبرلین نے بادشاہ کے چغہ کو اٹھایا۔ اور بادشاہ سٹیج کے آگے پڑی ہوئی کرسی کی طرف بڑھے جب بادشاہ کے سر پر تیل کی مالش کی گئی۔ تو چار نائٹوں نے ملک معظم کے سر پر چتر کا سایہ کئے رکھا۔ سفید قمیص برجس اور سفید جرابوں میں ملبوس ملک معظم لڑکے سے معلوم ہوتے تھے۔

ساڑھے بارہ بجے ویسٹ منسٹر ایبے میں ہلچل مچ گئی۔ اور تمام لوگ اٹھ کھڑے ہو گئے۔ جب ویسٹ منسٹر کے ڈین نے پلیٹ فارم سے تاج اٹھا کر آرک بشپ آف کنٹربری کو دیا۔ بشپ نے تاج کو کچھ دیر بادشاہ کے سر سے اونچا رکھا۔ اور پھر آہستہ آہستہ خدا بادشاہ کو سلامت رکھے۔ کے نعروں کے درمیان اسے بادشاہ کے سر پر پہنایا۔ آرک بشپ آف کنٹربری کی دعا کے بعد ملک معظم اپنے بڑے بڑے افسروں کے ساتھ تخت کی طرف گئے۔ آرک بشپ کنٹربری نے دوزانو ہو کر بادشاہ کی وفاداری کا حلف لیا اور بادشاہ کی بائیں گال پر بوسہ دیا۔ اس کے بعد ڈیوک آف گلوسٹر اور ڈیوک آف کینٹ نے بھی یہی رسم ادا کی۔ اس کے بعد ملکہ اپنے تخت پر بیٹھ گئیں۔ اور پھر تمام لارڈوں [illegible] نے اپنے چھوٹے چھوٹے تاج پہن لئے۔ بادشاہ کے سر پر تاج رکھنے کی رسم بارہ بجکر ۳۴ منٹ پر سرانجام پائی۔ سینٹ جیمز پارک سے توپیں داغی گئیں جنہوں نے ملک معظم کی تاجپوشی کا اعلان کیا۔ اس موقعہ پر ویسٹ منسٹر ایبے کے باہر جمع شدہ ہجوم ہٹنا شروع ہو گیا۔ اور تین حصوں میں منقسم ہو کر بازار کی طرف روانہ ہو گیا۔

ایبے میں ایک افسوسناک واقعہ ہوا آنریبل ہیملٹن رسل کی لڑکی ۶۰ فٹ اونچے دریچے سے گر کر سخت زخمی ہوئی۔ اور تھوڑی دیر بعد مر گئی۔ واپسی پر ٹیمز کے پل پر لندن سکول کے ۲۷ ہزار طلباء نے ملک معظم کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ سلطنت کے مختلف ممالک کے نمائندوں نے جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ ہندوستان کی طرف سے سر فیروز خاں نون نے جھنڈا اٹھایا ہوا تھا۔ بکنگھم محل کے باہر نہایت پرجوش نظارے دیکھنے میں آئے۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی واپسی کے بعد بکنگھم محل کے باہر جمع شدہ ہجوم نے پرزور چیرز دئے۔ اور اس وقت تک چیرز دیتے رہے جب تک کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے محل کے چھجے میں آکر ان کے چیرز کا جواب نہ دیا۔

غیر منظم ہے۔ کسی باضابطہ نظام کے ماتحت زندگی بسر نہیں کر رہا۔ زمینداروں کو کفایت شعاری کا سبق سیکھنا چاہئیے۔ ان کو منظم ہونا چاہئیے۔ تاکہ وہ نرم زبان مگر سنگدل قرضخواہ کے پھندوں سے محفوظ رہ سکیں۔ ضرورت بھی انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ فصلوں کی خرابی۔ فضول رسوم پر خرچ کرنے کی بری عادت اور دیگر ضروریات زمیندار کو مجبور کر دیتی ہیں۔ کہ وہ ساہوکار کے دروازے پر جا کر دستک دے۔ ساہوکار اس موقعہ کو غنیمت سمجھتا ہے۔ اور پھر زمیندار اس کے پھندے میں یوں آ جاتا ہے جیسے عنکبوت کے جال میں مکھی۔

امداد باہمی یا مل ورتن

زمیندار کو مقروضیت سے نکالنے اور ساہوکار کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ موجودہ حالات میں تحریک امداد باہمی کا فروغ ہے۔ مل ورتن کی انجمن قائم کرنے کے واسطے مفصل ہدایات اور امداد مقامی انسپکٹر کو آپریٹو سوسائٹی سے مل سکتی ہے۔ امداد باہمی اس طریق تنظیم کا نام ہے۔ جس میں افراد اپنے اقتصادی مفاد کو ترقی دینے کے لئے برضامندی خود مساوات کے اصول پر شامل ہوں تاکہ ہر وہ کام جس میں کوئی اقتصادی بہتری مضمر ہو۔ اور جسے فرداً فرداً اچھی طرح سرانجام نہ دے سکیں۔ باہم متفق ہو کر خوش اسلوبی سے پورا کر سکیں۔ مثلاً ایک غریب آدمی کے لئے اپنے لئے مناسب سہولت پر قرضہ حاصل کرنا مشکل ہے۔ لیکن اگر چند غریب متفق ہو کر ایک انجمن قائم کر لیں۔ تو ان کو بآسانی اپنی جائز ضروریات کے لئے سرمایہ مل سکتا ہے۔ وہ اپنی مجموعی حیثیت سے اپنا ایسا اعتبار قائم کر سکتے ہیں۔ جو کہ انفرادی حیثیت میں ناممکن ہے۔

دیہاتی عام طور پر اپنے قرضہ کی بیباقی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ دیہاتی انجمن ہائے امداد قرضہ کی جو خصوصیت ہے۔ وہ ہر ایک پر اچھی طرح روشن ہے جب تک زمینداروں کو اپنے قرضہ کی بیباقی کا خیال اچھی طرح سے ذہن نشین نہ ہو جائے۔ دیہاتی امداد قرضہ کی تحریک کو کامیابی نہیں ہو سکتی۔

باہمی مفاہمت

مسلمان کاشتکاروں کو سود کے متعلق ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئیے جس طرح سود لینا گناہ ہے اسی طرح سود دینا بھی گناہ ہے۔ مسلمان زمیندار ضرور خوشحال ہوتے اگر وہ سود ادا کرنے سے بھی سختی سے انکار کرتے۔ اور سود ادا کرنے سے بچتے۔

کو اپریٹو سرمایہ دار ساہوکار کے خیالات کی حامی نہیں ہے۔ سرمایہ داری سود لینے کے خیالات کو ابھارتی ہے۔ کو اپریشن اس کے برعکس لوگوں کو ادائیگی سود کی لعنت سے نجات دلانا چاہتی ہے۔ حامیان امداد باہمی کا مقصد منافع نہیں بلکہ سود خواروں کے پنجے سے بچانا ہے۔ ملک کے موجودہ طریق ساہوکارہ تباہ کن ہے۔ اور یہ تحریک اس تباہ کن طریقہ کے خلاف ہے۔ زمینداروں کو اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ خاکسار محمد حسین [illegible]

کاغذ کی قیمت گھٹانے کی تجویز

حکومت ہند کا محکمہ تجارت آج کل کاغذ کی قیمتوں میں روز افزوں اضافہ کے سوال پر غور کر رہا ہے چونکہ کاغذ کی قیمتوں میں اضافہ ہونے کے نتیجے میں اخبارات کو بڑی دقت پیش آ رہی ہے اس لئے ممکن ہے کہ عنقریب گورنمنٹ کی طرف سے اس معاملہ کے متعلق ضروری کارروائی کی جائے۔ گذشتہ تین مہینوں میں کاغذ کی قیمتیں تین گنا بڑھ گئی ہیں۔ اور جب تک گورنمنٹ کی طرف سے مداخلت نہیں کی جاتی قیمتوں کے گرنے کا کوئی امکان نہیں۔ علاوہ ازیں سویڈن کے کارخانہ داروں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہندوستان میں مزید کارخانے نہیں کھولیں گے۔ تاکہ قیمتیں گر نہ سکیں۔ چونکہ ہندوستان میں دیسی کاغذ کی مانگ بڑھ گئی ہے۔ اس لئے ہندوستانی کارخانہ داروں نے کاغذ کی قیمت میں اضافہ کر دیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ نہ صرف کاغذ کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے بلکہ کاغذ پر محصول میں بھی ۲۵ فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت ہند کے کامرس ڈیپارٹمنٹ کو ملک کے مختلف حصوں سے جو درخواستیں موصول ہوئی ہیں ان پر نہایت اچھی طرح سے غور کیا جا رہا ہے۔

تحریک قرضہ ایک لاکھ میں شریک ہونے والے مخلصین

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے دوسرے اجلاس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا تھا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ مخلصین جماعت سے بطور قرض حسنہ جمع کیا جائے۔ جو پانچ سال میں واپس دیا جائے گا۔ لیکن جو دوست اس قدر لمبے عرصہ کے لئے قرض نہ دے سکتے ہوں۔ وہ اس سے کم عرصہ کے لئے قرض دیں۔ گو یہ عرصہ ایک سال سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ (اس قرضہ میں ایک سو روپیہ اور اس سے زیادہ کی رقمیں۔ حتی الوسع پورے سینکڑوں میں قبول کی جاتی ہیں اور یہ روپیہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہوگا۔ جو دوست تنہا ایک سو روپیہ دینے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ وہ کسی اور دوست کے ساتھ مل کر اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔) اس وقت تک جن احباب کی طرف سے اس مد میں روپیہ وصول ہوا ہے۔ ان کے اسماء گرامی اور رقوم شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ چھاؤنی -/۱۰۰
۲۔ بابو عبد العزیز صاحب پنشنر قادیان -/۵۰۰
۳۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری علی اکبر صاحب چکوال -/۴۴
۴۔ ملک نور خان صاحب قادیان -/۱۰۰
۵۔ حضرت ام المومنین محمد اسمٰعیل صاحب " -/۳۰۰۰
۶۔ سردار بشیر احمد صاحب کھالڑہ -/۱۰۰
۷۔ راجہ غلام محمد صاحب ملوٹ -/۱۰۰
۸۔ اہلیہ صاحبہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ چھاؤنی -/۲۰۰
۹۔ بابو شمس الدین صاحب لنڈی کوتل -/۱۰۰
۱۰۔ میاں حیات محمد صاحب پشاور -/۱۰۰
۱۱۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب صوبیدار ملتان -/۲۰۰
۱۲۔ بابو محمد حسین صاحب فیروز پوری کوئٹہ -/۵۰۰
۱۳۔ شیخ محمد حسین صاحب ملتان -/۱۰۰
۱۴۔ ڈاکٹر محمد صدیق صاحب سنور -/۱۰۰
۱۵۔ خواجہ محمد عثمان صاحب فیروز پور -/۱۵۰۰
۱۶۔ ڈاکٹر صوبیدار محمد الدین صاحب بنوں -/۱۰۰۰
۱۷۔ مولوی نور الحق صاحب حیدر آباد دکن -/۱۵۰
۱۸۔ سید مصطفیٰ حسین صاحب " -/۱۰۰
۱۹۔ چوہدری محمد شفیع صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان -/۲۰۰
۲۰۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن -/۱۰۰
۲۱۔ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن -/۱۰۰
۲۲۔ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن -/۱۰۰
۲۳۔ مکرمہ امۃ الحی صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن -/۲۰۰
۲۴۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن -/۱۰۰
۲۵۔ خان بہادر غلام محمد صاحب پنشنر قادیان -/۱۰۰
۲۶۔ ملک حسن محمد صاحب " -/۱۰۰
۲۷۔ اہلیہ صاحبہ ملک حسن محمد صاحب " -/۱۰۰
۲۸۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب " -/۱۰۰۰
۲۹۔ مستری سلطان بخش صاحب گرگہار -/۱۰۰
۳۰۔ سید رشید احمد صاحب ژابل -/۶۵۰
۳۱۔ آنریبل نواب چوہدری محمد الدین صاحب جودھ پور -/۱۲۸۰۰
۳۲۔ قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے لاہور -/۵۰۰
۳۳۔ بابو اکبر علی صاحب قادیان -/۵۰۰
۳۴۔ پیر عبد الرحمٰن صاحب موضع مرزا -/۱۵۰
۳۵۔ چوہدری اللہ بخش صاحب نوشہرہ چھاؤنی -/۲۳۰
۳۶۔ صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب انڈین آرمی قادیان -/۱۰۰
۳۷۔ ملک عبد الرحیم صاحب جھنگ مگھیانہ -/۳۰۰
۳۸۔ بابو سراج الدین صاحب قادیان -/۵۰۰
۳۹۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کوٹ رنگ دیال -/۳۰۰
۴۰۔ بابو محمد سعید صاحب سرگودہا -/۱۰۰
۴۱۔ شیخ عبد الغنی صاحب پٹ ڈسر -/۲۰۰۰
۴۲۔ بابو اعزاز اللہ صاحب نوشہرہ چھاؤنی -/۱۰۰
۴۳۔ خان ظفر الحق خان صاحب رہتک -/۲۰۰
۴۴۔ چوہدری شاہ نواز صاحب سیالکوٹ شہر -/۱۰۰
۴۵۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شاہ نواز صاحب سیالکوٹ شہر -/۱۰۰
۴۶۔ چوہدری محمود نواز صاحب پسر چوہدری شاہ نواز صاحب سیالکوٹ شہر -/۱۰۰

دوسرے دوستوں سے امید ہے۔ کہ وہ اس کار ثواب میں حصہ لینے کے لئے جلد قدم آگے بڑھائیں گے۔ تاکہ مطلوبہ رقم جلد پوری ہو کر ہمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی دعائیں اور اللہ جل شانہ کی رضا حاصل ہو۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کا "گرفتار شدہ ملزم" کہاں ہے

احرار پولیٹیکل کانفرنس" سے اس وقت تک احرار نے جس قدر پروپیگنڈا کیا واقعات کے لحاظ سے اس میں سچائی کا شائبہ بھی نہیں پایا گیا۔

ایک دو نہیں مسلسل غلط بیانیوں کے انکشاف کے بعد احرار کو اگر ندامت نہیں تو کم از کم احساس ندامت ہی ہو جاتا۔ اور ہم انہیں ڈیٹھ سمجھنے کے بجائے غلطی خوردہ مان لیتے۔ لیکن ستم یہ ہے کہ ایک جھوٹ کی تائید میں صرف شرمندگی مٹانے کے لئے ایسے ایسے عجیب و غریب جھوٹ بولے جاتے ہیں کہ خدا کی پناہ ۴ مئی ۱۹۳۶ء کے اودھ اخبار میں محکمہ ا۔ن۔س کے افسر اعلیٰ صاحب فرماتے ہیں۔" احرار کے زنانہ پنڈال میں ایک شریر آگ لگا رہا تھا۔ کہ خالدہ بھارتی نامی ایک کم سن بچی اپنی تلوار سونت کر باہر نکل آئی۔ اور اس نے بھیاک اس وقت جب کہ پنڈال کے باہر آگ لگانے کی کوشش ہو رہی تھی۔ دوسرے رضا کاروں کی امداد سے ملزم کو گرفتار کر لیا تھا۔ اس معصوم بچی کی بہادرانہ خدمات کے صلہ میں مجلس احرار کی طرف سے ایک طلائی تمغہ بطور انعام دیا جانا قرار پایا ہے"

احرار نے اب تک براہ راست جس قدر جھوٹ بولے۔ ان کے ناجیہ فطرت کے لحاظ سے کچھ معیوب نہ تھے۔ لیکن اودھ اخبار کے محکمہ انڈین نیشنل نیوز سروس کے فارغ البال ایڈیٹر صاحب نے تو کمال ہی کر دیا۔ کہ پرائے شگون میں اپنے وقار کا بھی کچھ لحاظ نہ رکھا۔ ایسا مفادی تعاون کس کام کا جو سر پر چڑھ کر بولے۔

کیا میں ایڈیٹر صاحب ا۔ن۔س سے باادب دریافت کرنے کی جرأت کر سکتا ہوں۔ کہ حضور کا وہ اشتہاری اور اخباری "گرفتار شدہ ملزم" گورنمنٹ انگریزی کے کس جیل خانہ میں مقید ہے۔ لکھنؤ اور ہندوستان میں نہ سہی پولیس اور گورنمنٹ انگریزی کے جیل خانوں میں بھی نہ سہی۔ کیا احراری کیمپ ہی میں آپ کے "گرفتار شدہ ملزم کا پتہ لگ سکتا ہے؟ ایسی سرتاپا غلط اور بے بنیاد خبریں اگر محض عدم علم یا طبعی سادگی کا نتیجہ ہوتیں۔ تو خدا بہتر جانتا ہے۔ کہ مجھے ہرگز افسوس نہ ہوتا۔ انتہائی قلق اور افسوس تو یہی ہے۔ کہ دیدہ دانستہ چند ابعضی مرغوبات کا شکار بن کر فن صحافت پر ایسی بے دردی سے تبر چلانا ظلم عظیم نہیں تو اور کیا ہے۔

سید زاہد حسین رضوی لکھنوی

"الفضل" احرار نے اس فرضی آگ لگانے والے کے متعلق نہ صرف یہی لکھا۔ کہ وہ گرفتار ہو چکا ہے۔ بلکہ یہ بھی بیان کیا۔ کہ وہ احمدی ہے۔ مگر اب تک اس کا کہیں وجود ہی نہیں ملتا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احرار کیسے حق گو ہیں۔

231

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک جدید جلد ادا کرنے والے مخلصین

(گذشتہ سے پیوستہ)

- مستری فضل الدین صاحب مستری گوبند پوری رتی چھلہ قادیان — ۵/-
- صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب منجانب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم — ۵۰/-
- صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب منجانب حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان — ۴۰/-
- خود صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب دارالرحمت قادیان — ۲۵/-
- از والدہ صاحبہ مرحومہ سعید احمد صاحب فاروقی تحریک جدید قادیان — ۱۲/-
- رسول بی بی اہلیہ صاحبہ ٹھیکیدار عبد الرحمٰن صاحب دارالبرکات قادیان — ۱۰/-
- امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ قاضی محمد رشید صاحب دارالبرکات قادیان — ۷/-
- مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید ظہور احمد شاہ صاحب مرحوم قادیان — ۵/-
- فاطمہ صاحبہ اہلیہ جمعدار غلام محمد صاحب قادیان — ۵/-
- رقیہ نواسی مولوی شیر علی صاحب دارالعلوم قادیان — ۵/-
- والدہ صاحبہ چوہدری ولی محمد صاحب دارالعلوم ۔ قادیان — ۷/-
- اہلیہ صاحبہ سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر قادیان — ۱۱/-
- امۃ السمیع اہلیہ مرزا عبد اللطیف صاحب مسجد اقصیٰ ۔ قادیان — ۱۵/-
- نورجہان بیگم صاحبہ دارالرحمت — ۹/۱۵/-
- اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شفیع صاحب رتی چھلہ ۔ قادیان — ۱۵/-
- اہلیہ صاحبہ ملک شیر بہادر خان صاحب رتی چھلہ قادیان — ۵/-
- اہلیہ صاحبہ خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی مسجد فضل قادیان — ۱۲/-
- محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ بابو فضل احمد صاحب دارالفضل قادیان — ۱۱/-
- والدہ صاحبہ قاضی عبد الرحمٰن صاحب دارالفضل قادیان — ۶/-
- عصمت بی بی ہمشیرہ مولوی شیر علی صاحب دارالفضل قادیان — ۶/-
- بیگم بی بی والدہ ماسٹر نذیر خان صاحب دارالفضل قادیان — ۶/-
- اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب جالندھری دارالفضل قادیان — ۶/-
- ام کلثوم اہلیہ صاحبہ چوہدری مشتاق احمد صاحب قادیان — ۵/-
- امیر بیگم اہلیہ ملک خورشید احمد صاحب دارالفضل قادیان — ۵/-
- مولوی جلال الدین صاحب شمس قادیان حال لنڈن — ۱۰۰/-
- محمد عارف صاحب نور ہسپتال قادیان — ۸/-
- قاضی عبد الرحمٰن محرر نظارت علیٰ — ۱۱/-
- حکیم فیروز الدین صاحب معہ والد صاحب مرحوم قادیان — ۱۲/-
- مولوی عبد الواحد صاحب معہ اہلیہ کارکن تحریک جدید ۔ قادیان — ۱۰/-
- چوہدری غلام محمد صاحب بی ۔ اے ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز سکول قادیان — ۵/-
- غلام قادر صاحب باورچی دارالضیافت قادیان — ۴/-

جیل سینول کو از سر نو ترتیب دیا جائے

لاہور ۱۳ مئی ۔ پنجاب جیل کے غیر سرکاری معائنہ کنندگان کی چوتھی کانفرنس لاہور میں منعقد ہوئی ۔ جس میں دیگر کئی ریزولیوشنوں کے علاوہ یہ بھی پاس کیا گیا کہ پنجاب کے تمام جیل بھرے ہوئے ہیں ۔ اس لئے جیلوں میں توسیع کی جائے جن قیدیوں کا رویہ اچھا ہے ۔ جو کسی سنجیدہ جرم کے مرتکب نہیں ہیں ۔ یا تشدد کا جرم نہیں کیا ہے ۔ یا عورتوں پر حملہ کرنے کے مجرم نہیں ہیں ۔ انہیں گرمی کے ایام میں کھلی جگہ سونے کی اجازت دی جائے ۔

موجودہ پنجاب جیل سینول کے قواعد کو از سر نو ترتیب دیا جائے ۔ موجودہ وارڈ سٹاف کو پھر سے آرگنائز کیا جائے ۔ ممنوعہ اشیا کے جیل میں لائے جانے کے خلاف سختی سے کاروائی کی جانی چاہیئے ۔ ضلع کے جیلوں کا انتظام ارزاں اور زیادہ اچھے طریقہ سے کیا جانا چاہیئے ۔ رسہ کشی والی بال ، باسکٹ بال ٹینس بیڈمنٹن وغیرہ کھیلیں ان قیدیوں کو کھیلنے کی اجازت ہونی چاہیئے ۔ جن کے رویہ کے متعلق شکایت نہ ہو ۔ "سی" کلاس قیدیوں کو تین ماہ کی جگہ ایک مہینہ میں ایک بار ملاقات کرنے اور ایک پوسٹ کارڈ لکھنے کی اجازت ہونی چاہیئے جیل کٹ میں ہر ایک قیدی کو جوتیاں مہیا کی جایا کریں ۔ اس حالت میں کہ لاہور بورسٹل اور دہلی ریفارمیٹری سکول میں جگہ نہ ہو تو ایک اور بورسٹل انسٹی ٹیوشن اور ریفارمیٹری سکول بنا دینے چاہئیں ۔ ایک چلڈرن ایکٹ بنایا جائے ۔ بچوں کے مقدمات کی سماعت کے لئے ایک عدالت بنائی جائے عورتیں مجسٹریٹ ہوں ۔ ریمانڈ ہوم وغیرہ بنا دیئے جائیں ۔ ایک جیل

مستورات

کے فائدے کے واسطے یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ اگر وہ کسی ایک علاج معالجہ کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف فوراً رجوع کریں ۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں ۔ ایسے شمار بے اولاد عورتیں انکی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں اگر آپ بے اولاد ہیں تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے دوا طلب کریں ۔ انشاء اللہ ضرور آپکی گود ہری ہوگی ۔ مکمل دوا کی قیمت معہ محصول ڈاک چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی ۔ محصولڈاک علاوہ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے پتہ : شفاخانہ رفاہ نسواں قادیان پنجاب ۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے باغ کا ٹھیکہ نیلام ہوتا ہے

۱۶ مئی ۱۹۳۷ء بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح صدر انجمن کا مملوکہ ومقبوضہ باغ (جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے احاطہ میں واقع ہے) کا ٹھیکہ موقع پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے ۔ بولی دینے کا وہ شخص مجاز ہوگا ۔ جو مبلغ ۱۰ للعہ نیلام سے پہلے زر ضمانت داخل کرے گا ۔ نیز نیلام ختم ہونے پر ۱/۴ حصہ زر نیلام وصول کر لیا جائے گا ۔ اور ۳/۴ حصہ میں سے ۱/۲ حصہ پندرہ دن تک ۔ اور بقیہ ۱/۲ حصہ زر نیلام ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء تک داخل کرنا ضروری ہوگا ۔ تفصیلی شرائط موقع پر سنا دی جائیں گی ۔ ٹھیکہ لینے والے اصحاب تاریخ اور وقت مقررہ پر پہنچ جاویں ۔

(۲) نیز اس کے بعد کچھ درختان شیشم بھی بورڈنگ ہائی سکول والی سڑک کے نیلام ہونگے

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

قدرت کے دو عطیے

۱ ۔ پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار کو دیکھنے کے آرزومند ہوں صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کر کے قدرت حق کا ملاحظہ کریں ۔ قیمت صرف دو روپے (عہ)

۲ ۔ پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد ۔ جو مردی کا لطف اٹھائیں پہلی ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں ۔ قیمت صرف عہ

فرمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں ۔

المشتہر : مرزا مراد بیگ کھدریالہ ڈاکخانہ کھرکا ضلع گجرات

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۳ مئی معلوم ہوا ہے کہ لاہور کی سڑکوں اور بدروؤں کو درست کرنے کے لئے ایڈمنسٹریٹر نے ایک سکیم پنجاب گورنمنٹ کو بھیجی ہے۔ اس کی تجویز ہے کہ ان پر ۲ کروڑ ۴۴ لاکھ روپیہ صرف کیا جائے۔ اور یہ روپیہ لوگوں پر ہوس ٹیکس لگا کر پانی کا کرایہ بڑھا کر اور محصول چونگی میں اضافہ کر کے فراہم کیا جائے پنجاب گورنمنٹ اس پر غور کر رہی ہے

بھاؤنگر ۱۳ مئی - کاٹھیا واڑ کی ریاست کے مہاراجہ نے تمام ریاستی مندروں کے دروازے ہریجنوں پر کھول دیئے ہیں۔ شہر کے سب سے بڑے مندر "سارو جنک مندر" میں بھی اب اچھوت آزادی کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں

کلکتہ ۱۳ مئی - مدنا پور سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جشن تاجپوشی کے سلسلہ میں مشتبہ اشخاص کے خلاف کرفیو آرڈر بطور تجربہ منسوخ کر دیئے ہیں۔

بھوپال ۱۳ مئی - ہندو کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں ریاستی حکام نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے ہندو کانفرنس میں شامل ہونا۔ تقریر کرنا یا اس کا انتظام کرنا بھی ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ لیکن ہندو لیڈروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ ان احکام کی خلاف ورزی کر کے اپنی آزادی کو برقرار رکھیں گے۔

لنڈن ۱۲ مئی - امریکن سفارت کے ایک افسر کے بچوں کو پڑھانے کے لئے ایک انگریز عورت مس ہیوگز عدیس آبابا میں مقیم تھی۔ امریکن سفارت کے بند ہونے پر وہ بھی ابھی وہاں سے واپس آئی ہے۔ اس نے ایک بیان میں بتایا کہ عدیس آبابا کے باہر اطالوی حکومت ابھی قائم نہیں ہوئی۔ اور خود عدیس آبابا میں بھی ایک قسم کی فوجی حکومت قائم ہے۔ سول حکومت بالکل نہیں۔ حبشی فوجیں مختلف سرداروں کے ماتحت بدستور سر اٹھا رہی ہیں۔ اور گرد و نواح کے علاقہ میں اطالویوں پر حملے کرتی ہیں۔ اطالوی رسالے اکثر ان کے حملوں کا شکار رہتی ہیں۔ ابھی یہ کہنا مشکل ہے کہ مسولینی نے ابے سینیا پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا ہے

ناگپور ۱۳ مئی - سی۔ پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے ممبروں کی ایک میٹنگ کل یہاں منعقد ہوئی - اور متفقہ رائے سے مسٹر درگا شنکر مہتہ اور مسٹر گوکلے کو پارٹی کے ڈپٹی لیڈر منتخب کیا گیا۔

کلکتہ ۱۳ مئی - انڈین جیوٹ ملز کے ڈھائی لاکھ مزدوروں کو جشن تاجپوشی کی خوشی میں آٹھ آٹھ آنے دیئے گئے یعنی اس سلسلے میں مزدوروں میں کل سوا لاکھ روپیہ تقسیم کیا گیا۔

شملہ ۱۳ مئی - ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے۔ کہ وزیرستان سے آمدہ تازہ ترین رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کل اور پرسوں کے معرکوں میں شورش پسند قبائل کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔ سرکاری فوجوں کا نقصان مندرجہ ذیل ہؤا ہے۔ بنوں برگیڈ - ایک ہندوستانی افسر ہلاک اور دو ماتحت ہندوستانی افسر سخت زخمی ہوئے علاوہ ازیں چار سپاہی بدہندوستانی زخمی ہوئے - ٹوچی سکاؤٹس میں تین ہندوستانی اعلٰی افسر اور ایک ہندوستانی افسر زخمی ہؤا ہے۔ فرسٹ انڈین انفینٹری برگیڈ میں سے ایک ماتحت برطانوی افسر زخمی ہؤا۔

راولپنڈی ۱۲ مئی - حکومت سرحد نے چار سرکردہ اشخاص کی ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو پشاور الیکٹرک سپلائی کمپنی کے موجودہ نرخوں کی جو ۱۹۲۹ء کے ٹھیکہ کی رو سے مقرر کئے گئے تھے۔ آزادانہ تحقیقات کر کے جس میں عام لوگوں کی شہادتیں بھی ہونگی رپورٹ کرے گی۔ کہ بجلی کے نرخوں میں کس قدر تبدیلی کی ضرورت ہے۔

شملہ ۱۳ مئی - لنکا سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ لنکا میں مقیم ہندوستانیوں کی موجودہ حالت کے متعلق سپیشل کمشنر کی تحقیقاتی رپورٹ ماہ مئی کے اختتام تک مکمل ہو جائے گی۔ علاوہ ازیں یہ بھی معلوم ہؤا ہے۔ کہ رپورٹ کی اشاعت کے بعد بہت سے متنازعہ معاملات کے متعلق بحث چھڑے گی جس کے متعلق ہندوستانیوں کو اپنا نقطہ خیال واضح کرنا پڑے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لنکا کی گورنمنٹ کی طرف سے رپورٹ کے متعلق حکومت ہند کے تاثرات معلوم ہونے سے پہلے کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی

شملہ ۱۳ مئی - سرکاری حلقوں سے تحقیقات کے بعد معلوم ہؤا ہے۔ کہ ہندوستانی ریلوں کے متعلق ویجوڈ کمیٹی کی تحقیقاتی رپورٹ تقریباً تیار ہو چکی ہے۔ اور جون کے پہلے ہفتہ میں بذریعہ ہوائی ڈاک ہندوستان پہنچ جائے گی۔ رپورٹ کی اشاعت میں تاخیر کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی کے ممبر مسٹر چیٹول جنوبی افریقہ چلے گئے تھے۔ اور رپورٹ پر ان کے دستخط ثبت ہونے ضروری تھے۔ اس لئے مسودہ جنوبی افریقہ بھیجنا پڑا۔

احمد آباد ۱۳ مئی - یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کی خواہش کے پیش نظر سردار ولبھ بھائی پٹیل نے فیصلہ کیا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس امسال موضع ہری پور تعلقہ باردولی (گجرات) میں منعقد کیا جائے۔ مذکورہ گاؤں تاپتی ریلوے کے سٹیشن مادھی سے گیارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

شملہ ۱۳ مئی - لیڈی لنلتھگو اپنی دو لڑکیوں کے ہمراہ آج شملہ سے بمبئی روانہ ہوئیں۔ وہاں سے آپ جہاز میں انگلینڈ جائیں گی۔ اور توقع کی جاتی ہے۔ کہ اگست کے اختتام تک واپس ہندوستان آجائیں گی۔

شملہ ۱۳ مئی - بنگال ناگ پور ریلوے اور جوٹ کے کارخانوں میں حال ہی میں جو زبردست ہڑتالیں ہوئیں ان کی وجہ سے تاجر ساری صورت حالات کا جائزہ لے رہے ہیں اور وہ اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ مزدوروں کے متعلق جو قوانین گذشتہ چند برسوں کے دوران میں بنائے گئے ہیں۔ آیا وہ کافی ہیں۔ اور ان کی رو سے اس قسم کا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔ کہ ریلوں کی آمد و رفت بند نہ ہو اور کارخانے بند نہ ہوں۔ تاکہ تاجروں کو نقصان نہ پہنچے۔ ایک طبقہ کا خیال یہ ہے۔ کہ حکومت کو پرائیویٹ کمپنیوں اور کارخانوں کے مالکان اور مزدوروں کے جھگڑوں میں مداخلت کرنے کے اختیارات حاصل ہونے چاہئیں۔ لیکن دوسرا طبقہ جو کہ اکثریت میں ہے۔ اس تجویز کے حق میں نہیں۔ دوسرے طبقہ کی رائے یہ ہے کہ مرکزی اسمبلی میں پیش ہونے والے ٹریڈ ڈسپیوٹس بل میں اس امر کی ترمیم کی جائے۔ کہ جس صورت میں کسی کارخانہ کے مزدور ہڑتال کر دیں۔ مزدوروں اور کارخانہ داروں میں جھگڑے کا فیصلہ کوئی ثالث کرے۔ اور فریقین اس کے فیصلہ پر کاربند رہیں۔ حکومت ہند اسی تجویز پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔

لاہور ۱۳ مئی - مرکزی اسمبلی میں مسٹر خالد لطیف گابا رکن پنجاب اسمبلی کے مستعفی ہونے سے جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے مولوی ظفر علی خان بھی امیدوار ہیں۔ آج ملک برکت علی ایڈووکیٹ نے کاغذات نامزدگی داخل کر دئے ہیں۔ معلوم ہؤا ہے کہ اس ضمنی انتخاب کا پولنگ ۵ جون کو شروع ہوگا۔

دہلی ۱۲ مئی - پچھلے اپریل میں دہلی۔ آر۔ ایم۔ ایس کے دفتر سے جنرل پوسٹ آفس کو ڈاک کا ایک تھیلہ بھیجا گیا تھا۔ اس میں بیمہ شدہ چٹھیاں تھیں جس میں ۱۵۴۴ روپے کے نوٹ تھے اور ۱۸ پارسل۔ ان کی گمشدگی کے سلسلے میں پولیس نے ڈاکخانہ کے ۵ ملازموں کو گرفتار کیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی